تنقید و تبصرہ

الطاف القدس فی معرفتہ لطائف النفس (فارسی معہ اردو ترجمہ)

مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ (مغربی پاکستان) کا ادارہ نشرواشاعت مستحق مبارکباد ہے کہ اس نے ایک مختصر سے عرصے میں خانوادہ ولی اللہی کے بعض نادر علمی تبرکات شائع کئے ہیں۔ اس سے پہلے اس ادارہ کی طرف سے شاہ ولی اللہ صاحب کے صاحبزادے شاہ رفیع الدین صاحب کے رسائل کے تین مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ زیر نظر کتاب الطاف القدس حضرت شاہ ولی اللہ کی تصنیف ہے اور خود شاہ صاحب کے الفاظ میں یہ "دربیان حقیقت قلب وعقل ونفس و روح و سر وخفی و حجر بحث و انا بطریق تہذیب ہر یکے ازینہا" ہے یعنی انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو لطائف ودیعت کئے ہیں "الطاف القدس میں ان کا بیان اور ان کو سنوارنے اور ان کو ترقی دینے کے طریقوں کا ذکر ہے۔

کتاب کے فارسی متن کے نیچے اس کا اردو ترجمہ ہے۔ اور شروع میں مقدمہ ہے جس میں مطالب کتاب کا مختصر تعارف ہے۔

مولانا عبدالحمید سواتی نے مقدمے میں بالکل بجا فرمایا ہے کہ امام ولی اللہ کے علوم سے استفادہ کرتے وقت یہ ضروری نہیں کہ ہم انھیں ایک معصوم پیغمبر کا درجہ دیں اور یہ سمجھیں کہ ان کے آراء و افکار سے اختلاف کی گنجائش نہیں مولانا موصوف کا کہنا ہے ہو سکتا ہے کہ "بعض مسائل کے سلسلے میں امام ولی اللہ کو ان کی تحقیق کے مواقع کم میسر ہوئے ہوں یا پھر امام ولی اللہ کی تربیت و تعلیم میں جن مکاتب فکر کی عظیم شخصیتوں سے حصہ لیا ہے۔ اس کے اثرات بھی امام ولی اللہ کی کتابوں میں اور ان کے علوم میں نمایاں ہیں۔ ان تمام مواقع میں اختلاف اور تحقیق و ترجیح کی گنجائش ہے چنانچہ بقول مولانا سواتی کے "......اس لئے یہ ضروری نہیں کہ تمام مسائل جو امام ولی اللہ نے لکھے ہیں، وہ ملت کے لئے من وعن سب کے سب قابل عمل واجب الاذعان ہوں......"

ہمارے نزدیک حضرت شاہ ولی اللہ کے علوم کے مطالعہ اور ان کے افکار سے استفادہ کے لئے یہ صحیح علمی نقطہ نظر ہے، اور اسے اپنا کر ہی ہم حقیقی معنوں میں ولی اللہی فکر کو آئندہ کے لئے مشعل راہ بنا سکتے ہیں۔ تفسیر، حدیث فقہ اور کلام کے موضوعات پر شاہ صاحب نے جو کچھ بھی لکھا، ظاہر ہے، وہ اس علمی وفکری پس منظر میں لکھا،

جوان کے عہد کا تھا۔ اور خاص طور سے تصوف و سلوک اور اسرار علم الحقائق کے مطالب و معانی کو تو حضرت شاہ صاحب نے اس دور کی زبان اور اس کے مخصوص اسلوب میں پیش کیا ہے۔ ضرورت ہے کہ آج ان کا مطالعہ کرتے وقت ہم ان باتوں کو پیش نظر رکھیں۔ اور زبان اور اسلوب کی اجنبیت سے صرفِ نظر کرتے ہوئے شاہ صاحب کے اصل مقصود فکری کو سمجھنے کی کوشش کریں، زیر نظر کتاب بڑے سائز کے ۲۰۱ صفحات پر مشتمل ہے ترجمہ رواں اور عام فہم ہے، البتہ کہیں کہیں کتابت کی غلطیاں ہیں قیمت ۳ روپے

ناشر ——— ادارہ نشر و اشاعت، مدرسہ نصرۃ العلوم۔ نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ (مغربی پاکستان)

تذکرۂ اسلاف

مولانا محمد بہاؤ الحق قاسمی صاحب خطیب جامع مسجد ماڈل ٹاؤن لاہور نے اپنے بزرگوں کے حالات پر یہ کتاب مرتب کی ہے موصوف کی ساتویں پشت میں ایک بزرگ حضرت شیخ محمد قاسم بھائی سری نگر کشمیر میں بارہویں صدی ہجری کے وسط یا آخر میں گزرے ہیں ان کی اولاد قاسمی کہلاتی ہے حضرت شیخ محمد قاسم حضرت مولانا قاضی جمال الدین صاحب بڈشاہی کی اولاد میں سے تھے، جو کشمیر کے مشہور عادل بادشاہ زین العابدین عرف بڈشاہ (۸۲۶ھ سے ۸۸۰ھ) کے دور حکومت میں قاضی القضاۃ تھے۔

یہ نامور خاندان، جس کے بزرگوں کے مختصر حالات پر یہ کتاب مشتمل ہے، نویں صدی ہجری سے لے کر اب تک پہلے کشمیر میں اور پھر امرتسر میں دینی و علمی اعتبار سے برابر ممتاز رہا۔ اسی خاندان کے ایک بزرگ مولانا کمال الدین صاحب تھے، جن کے شاگردوں میں سے حضرت مجدد الف ثانی، ملا عبدالحکیم سیالکوٹی اور علامہ سعد اللہ خاں وزیر اعظم شاہ جہاں جیسی مشہور ہستیاں تھیں۔ فاضل مصنف نے اس تاریخی خاندان کے بزرگوں کے حالات قلمبند کر کے ملی تاریخ کا ایک اہم باب مرتب کر دیا ہے،

"تذکرہ اسلاف" کے کل ۱۹۲ صفحے ہیں، طباعت و کتابت معمولی ہے، کتاب بے جلد ہے قیمت صرف ایک روپیہ ہے

ملنے کا پتہ:۔ (۱) پیرزادہ محمد عطاء الحق قاسمی۔ اے بلاک، ماڈل ٹاؤن لاہور۔

(۲) حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری آرام گلی بازار۔ برانڈرتھ روڈ لاہور۔